10078 ـ اذان کا حکم

سوال

کیا اذان واجب ہے ؟

ہم کالج کے سٹوڈنٹ ہیں اور نماز کے لیے مختص جگہ پر نماز ادا کرتے ہیں، کیا ہمارے لیے نماز سے قبل اذان دینا ضروری ہے، حالانکہ ہمیں دوسری مساجد کی اذان سنائی دیتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

لغت عرب میں اذان اعلان اور معلوم کرانے کو کہتے ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دیں الحج (27).

یعنی انہیں حج کا بتا دیں.

اور شرعیت میں اذان کی تعریف یہ ہے کہ:

فرضی نمازوں کے اوقات کا ثابت شدہ الفاظ اور مخصوص طریقہ پر اعلان کر کے اللہ تعالی کی عبادت کرنا.

دوم:

فقھاء کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ اذان اسلام کے خصائص اور دین کا ظاہری شعار اور علامت ہے.

لیکن اس کے حکم میں اختلاف ہے:

ايك قول يہ ہے كہ يہ فرض كفايہ ہے، امام احمد كا مسلك يہى ہے، اور شيخ الاسلام ابن تيميہ اور معاصرين علماء كرام ميں سے شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى نے يہى اختيار كيا ہے.

اور ايك قول يہ بھى ہے كہ:

يہ سنت مؤكدہ ہے.

دونوں ميں صحيح قول يہ ہے كہ اذان فرض كفايہ ہے، چنانچہ اگر اسے كوئى ايك شخص ادا كرے كہ وہ كافى ہو تو باقى افراد سے ساقط ہو جائيگى.

اس كى دليل سنت نبويہ ميں سے درج ذيل حديث ہے:

مالك بن حويرث رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ ہم رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آئے تو ہمارى عمريں تقريبا سب كى برابر تھى اور ہم سب نوجوان تھے، ہم نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس بيس راتيں ٹھرے، رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم بڑى شفقت كرنے والے اور رحم دل تھے چنانچہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے خيال كيا كہ ہم اپنے گھروں اور اہل و عيال ميں واپس جانے كا شوق ركھتے ہيں، تو انہوں نے ہميں اپنے پيچھے اہل وعيال كے بارہ ميں دريافت كيا، ہم نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو ان كے متعلق بتايا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم فرمانے لگے:

" تم اپنے اہل و عيال ميں جاؤ اور وہاں ان كے پاس جا كر رہو، اور انہيں تعليم دو، اور اور احكام بتاؤ، اورجب نماز كا وقت ہو جائے تو تم ميں سے ايك شخص اذان كہے،ا ور تم ميں سے بڑا شخص تمہيں نماز پڑھائے"

صحيح بخارى حديث نمبر (602) صحيح مسلم حديث نمبر (674).

بخارى شريف كى ايك روايت ميں ہے:

" جب تم دونوں نكلو تو اذان كہو اور تم ميں سے بڑا تمہارى امامت كرائے "

صحيح بخارى حديث نمبر (604).

اور ترمذى و نسائى كى روايت ميں ہے:

مالك بن حويرث رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ ميں اور ميرا چچا زاد ہم دونوں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آئے چنانچہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جب تم دونوں سفر پر نكلو تو اذان كہہ كر اقامت كہو اور تم ميں سے بڑا تمہارى امامت كروائے "

جامع ترمذى حديث نمبر (205) سنن نسائى حديث نمبر (634) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے " ارواء الغليل " (1 / 230) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

يہ حديث اس كى دليل ہے كہ اذان فرض كفايہ ہے، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے جماعت ميں سے صرف ايك شخص كو اذان دينے كا حكم ديا، نہ كہ سارى جماعت كو.

ديكھيں: توضيح الاحكام (1 / 424).

امام نووى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

اس حديث ميں مسافروں كے ليے نماز باجماعت اور اذان كى مشروعيت پائى جاتى ہے، اور حضر و سفر ميں اذان دينے كى پابندى پر ابھارا گيا ہے.

ديكھيں: شرح مسلم للنووى (5 / 175).

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام كا كہنا ہے:

شہر و علاقے ميں اذان دينا فرض كفايہ ہے، اور اسى طرح اقامت بھى، اور اگر جہالت كى بنا پر يا غلطى وغيرہ سے بغير اذان اور اقامت كے نماز باجماعت ادا كى جائے تو اس كى نماز صحيح ہو گى.

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (6 / 54).

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

اور ان دونوں - يعنى اذان اور اقامت - كى فرضيت كى دليل كئى ايك احاديث ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا حكم اور سفر و حضر ميں اس كى پابندى ہے، اور اس ليے بھى كہ غالب طور پر نماز كے وقت كا ان دونوں كے بغير علم ہى نہيں ہوتا، اور ان دونوں كے ساتھ مصلحت متعين ہے، كيونكہ يہ دين اسلام كے ظاہرى شعار اور علامت ميں شال

ہوتے ہیں.

دیکھیں: الشرح الممتع (2 / 38).

اذان کے فرض کفایہ ہونے کی بنا پر یہ معلوم ہوا کہ اگر علاقے اور شہر میں جب اذان ہو تو اس وقت سننے والی ہر جماعت پر اذان دینا واجب نہیں بلکہ وہی اذان کافی ہو گی، اگرچہ افضل اور بہتر یہی ہے کہ اذان ترك نہ کی جائے چاہے نماز اکیلا ہی کیوں نہ ہو.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا محلہ کی سب مساجد میں لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ اذان دینا واجب ہے، حالانکہ ایك مسجد کی آواز سب محلہ والے سنتے ہیں ؟

اور کیا محلہ کی ایك مسجد کی اذان کافی ہو گی ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

اذان دینا فرض کفایہ ہے، چنانچہ اگر محلہ میں ایك مؤذن اذان دے اور محلہ کے سارے رہائشی اسے سن لیں تو یہ کافی ہو گی، لیکن عمومی دلائل کے پیش نظر ہر مسجد والوں کے لیے اذان دینا مشروع ہے.

اس بنا پر آپ کے لیے افضل اور بہتر یہی ہے کہ آپ اذان کہا کریں، اگرچہ ایسا کرنا آپ پر واجب اور ضروری نہیں.

واللہ اعلم .